اس طرح مصنف نے دفاعِ دین کے جذبے سے اور اپنے وسیع مطالعے کی مدد سے انکارِ حدیث کی معاصر سرگرمیوں کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ (سلیم منصور خالد)

اقبال کی شخصیت پر اعتراضات کا جائزہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب صابر۔ اہتمام: انسٹی ٹیوٹ آف اقبال اسٹڈیز، ناشر: کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور (مجلد مع اشاریہ)۔ صفحات: ۳۸۷۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

بعض افراد اپنے کام اور پیغام کے حوالے سے اپنے شخصی وجود سے نکل کر ایک تحریک، عہد یا رویے کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ تاہم تاریخ میں ایسی شخصیات خال خال ہی ہوتی ہیں۔ علامہ محمد اقبال ایسی ہی ایک باکمال شخصیت تھے۔ شہرت، دولت اور قوت کی حامل شخصیات سے بعض اوقات افسانوی حکایتیں منسوب کر دی جاتی ہیں یا پھر اُن کو حاسدانہ اور رقیبانہ الزام تراشی کی آگ میں جلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ افسوس کہ اقبال کے ساتھ بھی بہت سے 'دانش وروں' نے یہی معاملہ کیا۔

اقبال نہ معصوم عن الخطا تھے اور نہ کوئی فوق البشر۔ غلطی اور کوتاہی کا صدور ہر کسی سے ممکن ہے لیکن اقبال شکنی کی گذشتہ ایک سوسالہ روایت میں اُن کے کرم فرماؤں نے اتہام والزام کی جو گولہ باری ان پر کی، اسے دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اُن کے دشمن اور حاسد، بڑے ہی چھوٹے لوگ تھے۔ مختلف اوقات میں وضع کیے جانے والے ایسے سترہ الزامات کی فہرست پروفیسر موصوف نے اس کتاب میں پیش کی ہے۔ مثال کے طور پر: طوائف کا قتل، شراب نوشی، معاشقے، سر کا خطاب، مسلم سامراجیت، بداعمالی، تضادِ فکر، وغیرہ وغیرہ۔

مصنف نے اس نوعیت کے الزامات کا پس منظر پیش کرتے ہوئے داخلی و خارجی شواہد کی بنیاد پر ہر الزام کا جواب پیش کیا ہے اور اپنی اس کاوش کو دستاویزی حوالوں سے مرصع کیا ہے۔ یہ ایک مشکل اور صبر آزما کام تھا، جسے پیش کرنے کے لیے صبر ایوب کی صفت سے نسبت ضروری تھی۔ کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے الزامات ''سنا تھا''، ''کیا ہوگا'' اور ''مشہور تھا'' جیسے اسلوبِ بیان کے رہینِ منت ہیں، جب کہ بعض چیزوں کو زندگی کے ارتقائی